شہید کا اسلحہ اب تم اٹھالو

شیخ ابو عمر خلیل اور شیخ ابو دجانہ پاشا

رحمہا اللہ کی سیرت کا بیان

ویڈیو بیان از

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

اُردو ترجمہ

عالمی اسلامی میڈیا محاذ، برصغیر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله والصلوة والسلام علي رسول الله وعلي آله وصحبه ومن اتبعه

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اس نشست میں مَیں شہدا کے اسی گروہ اور دعوت وجہاد کے مینارہ نور شخصیات کے بارے میں اپنی گفتگو پیش کروں گا جنھوں نے اپنے رب کے راستے کو اپنایا، صبر واستقامت، عزم وتوکل، اللہ تعالی کے دین سے مضبوط وابستگی اور اس مادی دنیا سے بے رغبتی کی نئی مثالیں قائم کیں۔ میں اللہ تعالی سے ان کے لیے رحمت، قبولیتِ شہادت اور جنت الفردوس میں ان کی صحبت کی دعا کرتا ہوں۔

اس قافلہ شہدا میں سے ایک گروہ شہدا ٔوزیرستان کا ہے جنھوں نے شعبان ۱۴۳۵ھ میں خائن پاکستانی فوج کی جانب سے شروع کردہ آخری ظالمانہ وزیرستان آپریشن کے مدمقابل استقامت کی زندہ مثال قائم کیں۔ یہ وہی فوج ہے جس کے سپہ سالار ٔامریکی خوشنودی اور ان کے حرام ڈالرز کے لیے اپنی ہی زمین اور عوام کو نیلام کر چکے ہیں۔ آج یہ ظالم فوج ایک مرتبہ پھر رائل برٹش آرمی (ہند اور دیگر علاقوں کے مسلمین کے قتل کے لیے برطانویوں کا ایک کارآمد آلہ) کی تاریخ میں سیاہ کاری کے ایک اور باب کا اضافہ کر رہی ہے۔

یہ وہی فوج ہے جس نے بنگالی مسلمانوں پر بدترین اور وحشیانہ مظالم ڈھائے اور پھر ۹۰ ہزار کی تعداد میں مسلح ہونے کے باوجود ڈھاکہ میں ہندوؤں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ یہ فوج کمزور اور بے یار ومددگار مسلمانوں کے اجتماعات پر ہی تکبر کے ساتھ چڑھ دوڑنے میں مہارت رکھتی ہے اور میدان جنگ میں ذلیل ہو کر ہتھیار ڈال دیتی ہے۔ یہ فوج بنگلہ دیش میں بھی اسلام کے دفاع کے لیے ہرگز نہ لڑی تھی بلکہ اسلام آباد میں موجود حکمرانوں کے دفاع میں لڑی تھی۔ یہ فوج ہرگز بنگالی مسلمانوں کے عزتوں کی خاطر نہ لڑی تھی بلکہ اپنے فسادی افسران کے مفادات کے لیے جنگ میں اُتری تھی۔ یہی داستان اس خائن فوج کے ظالم افسران کے ہاتھوں وزیرستان اور سوات میں بھی دہرائی جارہی ہے۔ جبکہ اس سے قبل ہم پاکستانی فوج کی اسی خیانت کا مشاہدہ افغانستان میں بھی کر چکے ہیں۔

شہدائے وزیرستان کا یہ گروہ (جیسا کہ ہمارے ان کے بارے یہی گمان ہے) امریکی ڈرون حملوں کے سامنے ڈٹا رہا اور اپنے خون سے اسلام اور جہاد کی تاریخ میں مزید کئی صفحات رقم کر گیا۔ اسی طرح یہ شہدا ٔخائن پاکستانی فوج کی خباثت، اجرتی کردار اور جرائم پر گواہ بن کر اپنے رب کے پاس پہنچ گئے۔ میں معذرت چاہوں گا کہ شاید میں شہدائے وزیرستان کا ایسا تذکرہ نہ کر سکوں گا جس کے وہ مستحق ہیں۔ شاید السحاب کے بھائی (اپنے دیگر پوشیدہ خدمات جو وہ اسلام اور جہاد کے لیے سرانجام دے رہے ہیں) اس معاملے کو کما حقہ سنبھال سکیں۔ میں اللہ تعالی سے ان کے اعمال کی قبولیت کی دعا مانگتا ہوں۔

یہاں پر میں خاص طور پر ادارہ السحاب کی مبارک اور وسیع خدمات کی تعریف کرنا چاہوں گا جو وہ اب بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ اس مجاہد دستے کے سپاہی اکثر اوقات اپنے پیغامات کو مسلمان عوام تک پہنچانے کے لیے بھاری قیمت بھی چکاتے رہتے ہیں۔ یہ بھاری قیمت کچھ اور نہیں بلکہ ان کی اپنی جان، خون اور ان کے خاندانوں کا خون، تنہائی، دشمنوں کی طرف سے پیچھا اور ان کی خاندانوں کا مصیبت میں مبتلا ہو جانے کی صورت میں ہوتی ہے۔

ان کے مراکز اور گھروں کو یکساں طور پر بم باریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے قائدین اپنے اہل وعیال سمیت شہید ہوتے رہے۔ وہ خوف، پریشانی، مسلسل نقل وحرکت سمیت عجیب قسم کے سخت حالات سے گزرے اور مسلسل گزر رہے ہیں۔ لیکن ان کی استقامت بڑھتی جارہی ہے۔ اور جب شہادت کا وقت آتا ہے، تو ان کا مورال اور بھی بلند ہوتا ہے۔ وہ سچے اصداراات کے ذریعے سے صلیبی فریب کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ اس مبارک جماعت کی خدمات صرف اس کے سپاہیوں تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ان کے اہل وعیال بھی اس اجر میں برابر کے شریک ہیں کہ انہوں نے بھی تمام تر سختیوں کا سامنا کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ 'ادارہ السحاب کی عمر میں برکت ڈال دے۔ یہ وہ ادارہ ہے جس کی بنیادیں ہمارے اسیر بطل، اپنے ذات میں ایک فوج کی مانند شخصیت، خالد شیخ محمد فک اللہ اسرہ نے رکھیں۔ وہ ایک ایسے روشن مینار کی مانند ہیں جو آج بھی مسلمانوں کو عالمی مجرموں کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونے کا سبق رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ خالد شیخ محمد اور ادارہ السحاب میں ان کے رفیق ابوانس المکی فک اللہ اسرہ جو ان کے ساتھ گوانتاناموبے میں قید ہیں 'ان دونوں پر اپنی رحمت نازل کرے۔ اے اللہ! تمام مسلمان قیدی بھائیوں خصوصاً القاعدۃ کے قیدیوں پر رحمت نازل فرما اور ان کو رہا کروانے میں ہماری مدد فرما۔ آمین

اے اللہ! ادارہ السحاب کے شہدا کو اپنی رحمتوں میں لپیٹ دے خصوصاً زبیر المغربی، عزام الامریکی، عمر طالب، احمد فاروق اور ان کے بھائی جنہوں نے سختیوں اور سخت ترین آزمائشوں کا سامنا کیا اور موجودہ صلیب کے چہرے سے نقاب اتار پھینکا۔ اے اللہ! ادارہ السحاب پر خصوصی رحمت فرما کہ جس کی صدق اور امانت داری یقیناً بادلوں سے بھی آگے نکل گئی اور جس نے دیانت داری، احساس ذمہ داری اور صبر کے ساتھ مسلمانوں کو متحد کرنے والی جہادی ابلاغ کے لیے ایک نئی مثال رقم کر دی۔

شیخ عمر ابو خلیل رحمہ اللہ:

شہدائے وزیرستان کی طرف واپس آتے ہیں...ان میں سے ہر دلعزیز شخصیت، محترم شیخ، عابد و زاہد، مہاجر و مجاہد اور مرابط عمر ابو خلیل تھے۔ انہوں نے کمیونسٹ روس کے خلاف جہاد کی غرض سے افغانستان کی طرف ہجرت کی۔ افغانستان میں انہوں نے جاجی کے معروف معرکے میں بھی شرکت کی۔ وہ رباط کے دوران انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے تھے۔ وہ جاجی کے محاذ پر قبا کے پہاڑوں میں مسلسل ایک سال تک تعینات رہے۔ بعد میں وہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ساتھ سوڈان منتقل ہوگئے۔ سوڈان سے پھر انہوں نے دوسری مرتبہ افغانستان کی جانب ہجرت کی۔ مجھے قندھار میں 'قریۃ العرب' میں ان کی ہمسائیگی میں رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

وہ مسجد میں بھائیوں کے لیے مشورے دیتے تھے۔ ایک خوش مزاج رفیق، اور انتہائی نرم مزاج شخصیت کے حامل شیخ خلیل اپنے زیادہ تر وقت عبادت، بھائیوں کو نصیحت اور محاذوں کی جانب اسفار گزارتے۔ جب افغانستان کے خلاف صلیبی جنگ شروع ہوئی تو انہوں نے وزیرستان کی طرف ہجرت کی جہاں پر وہ مجاہدین کے ایک رہنما اور استاذ بنے۔ انہوں نے کئی ایک ضروری ذمہ داریاں اٹھائیں، جن کے سبب وہ القاعدۃ یا دیگر جماعتوں کی جانب سے کیے گئے کئی ایک کارروائیوں کے دوررس نتائج پر نظر رکھتے۔ اسی طرح وہ القاعدۃ کے مجاہدین کے لیے مختلف دورہ جات کا انتظام کرتے بھی اور قیدیوں کے رہائی کے لیے بھی کوششیں کرتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے دروس کے ذریعے سے بھی مجاہدین کی روحانی ترقی اور تربیت کرتے رہتے۔

اپنے ایک ایسے ہی درس میں شیخ عمر ابو خلیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> "اسی لیے جن گروہوں کی اللہ رب العزت نے اپنے راستے میں جہاد کی توفیق اور سعادت سے نوازا ہے اُن کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کامیابی صرف اسی صورت میں حاصل کی جاسکتی ہے جب اللہ کی کتاب، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیکی کے کاموں میں امرا کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کر لیا جائے، جن میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کے کلمے کی سربلندی اور اسلام و مسلمانوں کے مفادات ہیں۔ اسی طرح کامیابی کے لیے اکابر و اسلاف کی پیروی بھی ضروری ہے، جن میں سرفہرست حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے وحدت صفوف مسلمین کے لیے ایک زبردست مثال قائم کی اور دشمن کو کسی بھی طرح موقع سے فائدہ اٹھانے سے محروم کیا۔ اور یہ سب اُنہوں نے ذاتی مفاد پر امت کے مفاد کو ترجیح دے کر کیا جب وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں اپنے حق سے دستبردار ہوئے جب کہ وہ اس عہدے کے لیے حقدار بھی تھے۔ لیکن وہ لوگوں کے رہنما ہیں جیسا کہ ایک حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرا یہ بیٹا سردار ہے"۔ آج امت مسلمہ کو یقیناً ایسے ہی سرداروں کی ضرورت ہے"۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں نے ان سے ابراہیم البدری، اس کی جماعت اور ان کی بغاوت کے حوالے سے بات کی تو انہوں نے اس جماعت سے تنظیمی تعلق ختم کرنے کی بابت میری حوصلہ افزائی کی۔

شیخ ابو دجانہ الپاشا رحمہ اللہ

شہدائے وزیرستان کے اس مبارک قافلے کے ایک دوسرے راہی کا نام شیخ ابو دجانہ الپاشا (محمد محمود البحیطی) رحمہ اللہ ہے۔ پہلے انہوں نے جماعت الجہاد میں شرکت اختیار کی اور بعد میں افغانستان اور پھر پاکستان کی جانب ہجرت کی۔ وہ ہجرت و جہاد کے دوران اور جماعت الجہاد اور پھر قاعدۃ الجہاد کے سفر میں شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ کے قریبی رفیق

اور ہم وطن تھے۔ وہ اسلام آباد میں مصری سفارت خانے پر حملے کی کارروائی میں بھی شریک رہے جس کی قیادت ایک بطل، قرآن کے ایک قاری، ایک شہید طارق انور رحمہ اللہ کر رہے تھے۔ شیخ ابو دجانہ نے افغانستان میں ہی رہنے کو ترجیح جہاں پر وہ جماعت القاعدہ کے تدریبی مراکز میں ایک عسکری استاد کی حیثیت سے اپنی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ بعد میں انہوں نے روس کے خلاف تاجکستان کے جہاد میں بھی حصہ لیا۔ جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ افغانستان واپس آئے تو شیخ ابو دجانہ ان کے ساتھ مل گئے۔ وہ امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے ہمراہ شمالی اتحاد کے خلاف بھی بر سرپیکار رہے۔ یہیں ایک معرکے میں ان کی ٹانگ پر شدید زخم آئے جس کی وجہ سے ان کی ٹانگ کاٹنی پڑی۔

افغانستان پر صلیبی حملے کے بعد وہ پاکستان منتقل ہو گئے۔ مجاہدین کے خلاف پاکستانی حکومت کی جانب سے کریک ڈاؤن سے بچنے کے لیے وہ ایران چلے گئے جہاں پر وہ گرفتار ہو گئے۔ وہ سات سال تک اپنے اہل خانہ کے ساتھ جیل میں رہے۔ جیل میں انہوں نے علومِ اسلامی کے حصول کو جاری رکھا۔ اللہ نے ان کو ایک کتاب "تحقیق مختصر از زبیدی لصحیح البخاری"، اور دیگر مضامین وغیرہ لکھنے کی توفیق دی جن میں 'المختصر فی فقہ السفر' اور 'جوامع الدعاء' قابل ذکر ہیں۔ وزیرستان میں شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ کی تحریض پر انہوں نے 'قراءِ فی کتاب المفاہیم' اور 'حکم الھدایت العمل' کے نام سے کتابیں لکھیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے انہی ایرانی صفویوں کی قید سے رہائی دلائی تو انہوں نے پھر سے وزیرستان کا رخ کیا جہاں پر انہوں نے دو عظیم شیوخ الجہاد شیخ عطیۃ اللہ اور شیخ ابو یحییٰ رحمہا اللہ کی قیادت میں کئی ایک اہم منصوبوں کی نگرانی کی جن میں قیدیوں کی رہائی، لجنۃ الشریعۃ میں شرکت (بھائیوں کی سوالات کا جواب دینے اور دعوت وغیرہ سے متعلق) وغیرہ شامل ہیں۔

شیخ ابو دجانہ الپاشہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اے ہمارے محبوب امت! ہم آپ کو ایسے گروہوں سے خبر دار کرنا چاہتے ہیں جو خارجیت یا ارجاء کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے درمیان پس رہے ہیں جنہوں نے اس امت کو جمہوریت جیسے شرک کی راہوں میں گم کر دیا ہے، اور جو دین وشریعت کی بنیادی تعلیمات اور احکامات کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ یہ لوگ اُمت مسلمہ کی کثیر تعداد کو باطل نظریات میں الجھائے رکھنے میں مصروف ہیں باوجود یکہ وہ اس کے تلخ نتائج وعواقب بھی دیکھ چکے ہیں۔ اگر وہ اللہ کے بندوں کے معاملے میں اس سے ڈرتے تو وہ ضرور لوگوں کو اس رب عظیم کی شریعت کی طرف دعوت دیتے، اتحاد کی طرف ان کو بلاتے تاکہ وہ اللہ کی شریعت اور حاکمیت میں کسی کو شریک نہ کریں جس طرح وہ عبادت میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

موجودہ سیاسی نظام ایسا ہتھیار ہے جس کے ذریعے اس امت کے اُن صادق بیٹوں کو کچلا جارہا ہے جو مختلف ممالک میں اللہ کی شریعت کی نفاذ کی کوششیں کر رہے ہیں جیسے کہ غزہ، تیونس اور دیگر ممالک۔

اسی طرح یہ امت جاہل شدت پسندوں کی وجہ سے بھی مسائل کا شکار ہو چکی ہے۔ اس گروہ نے مسلمانوں کو ہی دائرہ اسلام سے ہی نکال باہر کیا ہے، ان لوگوں کو قتل کیا جو اللہ کی دین کی طرف دعوت دیتے تھے، جہاد کو مسخ کیا، مجاہدین کے منہج کی بدنامی کا سبب بنے اور اپنے گمراہ منہج میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اللہ کی مدد یقیناً اللہ ہی سے طلب کی جائے گی۔

اے اللہ! آپ گواہ رہنا کہ ہم ان دونوں غلط منہجوں کو رد کرتے ہیں اور ان سے برأت کرتے ہیں اور ہم آپ سے ان دونوں جماعتوں کو حق کی جانب پلٹانے کی درخواست کرتے ہیں۔

اے محبوب امت مسلمہ!

یہ آپ کے بیٹوں کا آپ کے لیے پیغام ہے، یہ وہ پیغام ہے جس کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ لوگ اس سے دور ہو سکیں۔ پس یہ پیغام آج ہم آپ کے سامنے بلا کم وکاست پیش کر رہے ہیں، یہی پیغام ہے جو ہر قسم کے ارجاء اور خارجیت سے پاک ہے۔ پس اے بہترین امت! دنیا بھر میں موجود اپنے مجاہد بیٹوں کے کندھوں سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جایئے۔

یہاں میں اسلام کے مورچوں پر ڈٹے ہوئے اپنے مجاہدین بھائیوں کے لیے کچھ الفاظ کہنا چاہوں گا۔ وہ آج ایک نازک صورت حال کا مشاہدہ کر رہے ہیں جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ اللہ کے دشمنوں کی طرف سے پھیلائی گئی فریب کاریاں اور ان سے وابستہ کچھ نادانوں کے مکر گھیرے سے گھیرے ہوتے جارہے ہیں اور

صفوں کو علیحدہ کیے جارہے ہیں جس سے مجاہدین کے مابین لڑائی جھگڑے کی صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ یہ صورت حال بالکل واضح اور عیاں ہے اور اس حوالے سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رہا۔ ہم اللہ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

میرے مجاہدین بھائیو! آپ کے کندھوں پر اس دنیا کی بہت بھاری ذمہ داری آچکی ہے۔ آپ اس بہترین امت کا دفاع کر رہے ہیں جس کو انسانیت کی رہ نمائی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ آپ آج ایک ایسے سانحے کا مشاہدہ کر رہے ہیں جس نے شام کے محاذوں کو اپنے لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ناچاقی، باہمی اختلاف، خانہ جنگی اور ایک دوسرے کو اسلام سے خارج سمجھنا، جس کی وجہ سے شکست اور طاقت میں کمی کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے، اہل ایمان کی باہمی چپقلش کے حالات میں یہی اللہ کی سنت ہے۔ ایسے حالات میں آپ کے پر عائد کردہ فرائض میں اضافہ ہی ہو رہا ہے کہ اس صورت حال پر جلد از جلد قابو پائیں جس نے جہاد کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور مسلمانوں کے مستقبل کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ غلطیوں کی تلافی کردی جائے، مجاہدین کو آپس کے اتحاد اور اتفاق کی طرف پلٹایا جائے تاکہ وہ مل کر ہر قسم کی نااتفاقی اور ناچاقی والے نعروں کا مقابلہ کر سکیں۔

میں اسلام کے تمام محاذوں پر برسر پیکار اپنے بھائیوں خصوصاً ان اہل علم و عمل کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا، جن کا اس سے قبل بھی اسی قسم کے حالات سے سابقہ پیش آچکا ہے اور جنہیں معلوم ہے کہ کس طرح جہاد کا رُخ غلط سمت میں پھر سکتا ہے، کس طرح اس کے ثمرات ضائع ہو سکتے ہیں، کس طرح وہ لوگ جہادی صفوں میں داخل ہوتے ہیں جنہیں جہاد پر دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں اور پھر حتمی طور پر مجاہدین کو ناکامی اور شکست کی جانب لے جاتے ہیں۔ میں ان تمام اہل علم کو اس جہاد کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی تمام تر توانائیاں اس صورت حال کو قابو کرنے میں لگا دیں اور مجاہدین و امت کے سامنے حق واضح کر کے بیان کریں کہ یہ ایک ذمہ داری ہے جس کے بارے میں ہم میں سے ہر ایک سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔

میرے بھائیو! جان لیجیے کہ خراسان میں موجود آپ کے بھائی کفار اور اسلام دشمنوں کے حلق کا کانٹا ہی بنے رہیں گے۔ اللہ کی مدد سے وہ اپنے دین پر ثابت قدم ہیں، وہ نہ تو تبدیل ہوگئے ہیں اور نہ متزلزل ہوگئے ہیں۔ الحمدللہ وہ صابر و شاکر ہیں۔ تمام تر نقصانات، سخت حالات، شدید آزمائشوں، ملامتوں، فریب اور دغابازی کے باوجود ان کے پایۂ استقامت اور عزم میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ یقیناً ان کو معلوم ہے کہ یہ سب کچھ تو اس راہِ جہاد کے مختلف مراحل ہیں اور ان کو علم ہے کہ آزمائش کی شدت ان کی فتح اور تمکین سے قریب ہونے کی علامت ہے ان شاءاللہ۔

میں یہاں سرزمین شام میں موجود اپنے بھائیوں کو چند نصیحتیں کرنا چاہوں گا جن کو چند کھوکھلے نعروں اور پر فریب دعوؤں کے ذریعے سے دھوکہ دینے کی کوشش کی جارہی ہے کہ اپنے ذہن، بصیرت کا استعمال کریں اور معاملات کی نزاکت کو سمجھیں۔ اور نفس کے بہکاوے اور من پسند تاویلات سے بچیں کہ یہ انسان کے دین اور اخروی زندگی کے لیے شدید خطرناک ہیں۔ آپ کے پاس صرف ایک ہی زندگی ہے۔ پس اس سے پہلے کہ یہ جہاد اپنے پٹڑی سے اتر کر ان کے راستے پر چلا جائے جو اپنی نفس کی پیروی کرتے ہیں، اس کو بچایئے۔ مجاہدین کے درمیان وحدت کو برقرار رکھنے اور باہمی ناچاقی اور نااتفاقی کے شعلوں کو بجھانے میں اپنی پوری کی پوری توانائیاں صرف کیجیے۔ میں شیطان کی جانب سے آپ کے اور آپ بھائیوں کے درمیان نفرتوں کے بیج بونے سے آپ خبردار کرتا ہوں۔ خونِ مسلم کی حرمت سے پوری طرح باخبر رہیے۔ مجاہدین سے لڑائی کرنے سے محتاط رہیے، کہ یہ راستہ سراسر ناکامی اور تباہی کی طرف جاتا ہے اور اس کا نتیجہ دنیا میں نقصان اور آخرت میں خسارے کی صورت میں نکلتا ہے۔ میں آپ کو ان نادانوں لوگوں سے خبردار کرتا ہوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت کچھ جانتے ہیں اور جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں محتاط رہنے کا کہا ہے کہ ایسے لوگوں کی جہالت ان کو گمراہ کرتی ہے اور ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی۔ اہل علم سے پوچھیے اور ان سے پوچھیے جو آپ سے درجے اور تجربے کے لحاظ سے سبقت کرنے والے ہیں۔ خالی نعروں سے دھوکہ مت کھایئے، پر فریب دعوؤں اور بڑے بڑے ناموں کو مت دیکھیے کہ یہ سب ایک فریب کی مانند ہیں جو آپ کو تباہ کر دیں گے۔ یہ آپ کو اس امت میں تقسیم، مجاہدین کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کا سبب بنائیں گے۔ اللہ معاف فرمائے۔

بھائیو! میں آپ کو خواہشات کی اتباع چھوڑ کر شریعت کے پیچھے چلنے کی دعوت دیتا ہوں۔ مخلص اہل علم کی اتباع کیجیے۔ ان کے مرتبے کو جانیے، اور ان سے پوچھئے جو آپ نہیں جانتے۔ جان لیجیے کہ جو اہل علم کو چھوڑ کر جاہلوں اور خود کو بڑا سمجھنے والوں کے پیچھے چلتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بہت ہی مہیب خطرے اور گمراہی کی جانب لے جاتا ہے۔

جان لیجیے میرے بھائیو! کہ حق کی صفوں میں درمیان تقسیم خود بخود نہیں در آتی بلکہ خواہشات کا اتباع ہی ان کے درمیان تقسیم کی لکیر کھینچتا ہے۔ جو چیز ان کی کمر توڑ سکتی ہے وہ یہی نااتفاقی اور آپسی ناچاقی ہے، اور یہ اللہ کی سنت ہے جو کبھی نہیں بدلتی۔

میں مخلص علمائے دین سے، عوام اور خصوصاً مجاہدین کے مابین اس بنیادی عقیدے کی اصلاح کرنے کی استدعا کرتا ہوں۔ ان کو حرکت میں آجانا چاہئے، اس سے پہلے کہ خواہشاتِ نفس 'دین اور منہج کی صورت اختیار کر لیں، گمراہی اور شدت پسندی کو ثابت قدمی سمجھا جائے، شریعت کی بنیادی اصولوں سے انحراف کو حکمت اور بصیرت سمجھا جائے، جہاد اپنے صحیح راستے سے ہٹ کر جاہلوں اور ان نادانوں کے ہاتھ میں چلا جائے جو اہل علم اور علم کی غیر موجودگی کے باوجود اہم معاملات میں اہم عہدوں پر بیٹھ جائیں۔

ایک بڑا مسلہ جو کہ آج کل سامنے آیا ہے وہ یہی ہے کہ بڑی تعداد میں یہ جاہل اور مجہول لوگ فتوے جاری کرتے ہوئے، ہدایت کا دعوی کرتے ہوئے سامنے آتے ہیں جس کے سبب بہت ساری نئی نئی چیزیں وجود میں آئی ہیں جن کا مستند علم سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور بد قسمتی سے یہ دین کے سب ایک اہم معاملے یعنی اللہ کی صفات اور ناموں وغیرہ کے حوالے شرعی احکامات سے متعلق ہیں۔ ان لوگوں نے ان نئی باتوں کو لے کر نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی تکفیر کر دی بلکہ ان میں موجود بہترین لوگوں یعنی مجاہدین کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور ان کے خون کو مباح قرار دیا۔ اگر یہی سب کچھ جاری رہا تو یہ فتنہ پھر بڑی شدت کے ساتھ بڑھے گا۔ یہ ایسی چیز ہے کہ جس نے جہاد کو بری طرح نقصان پہنچایا ہے اور اس کا چہرہ مسخ کیا ہے اور اس کی وجہ سے امت کے مستقبل کو بھی شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج یہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں یہ اس جہاد کو ہی بدنام کرنے اور لوگوں کو اس سے دور کرنے کی سازش ہے۔ یہ فتنہ صرف ان مجہول اور ان پڑھ مفتیوں کے ساتھ خاص نہیں ہے جو ہدایت کا دعوی کرتے ہیں، بلکہ لوگوں کو مخلص علما سے دور کرنے سے بھی متعلق ہے جن کو اللہ نے علم دین کی ذمہ داری دی ہے۔ یہ صورت حال اہل علم سے بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی تربیت میں اپنی پوری کوششیں صرف کریں، اس سے پہلے کہ شریعت کے احکامات مجاہدین کے مابین اجنبی بن جائیں اور وہ لوگ جنہوں نے گمراہی اختیار کی اور منہج سے ہٹے، وہ ان کے لیے قابل تقلید بن جائیں۔

ہمیں اپنی غلطیاں چھپانے اور ان پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ ہمیں ان کا اعتراف کر کے ان کو ٹھیک کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور اللہ کی رضا کی خاطر ملامت کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے"۔

انہوں نے جو دوسرا انتہائی اہم کام پہلے شیخ ابو عمر خلیل رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر ان کی حوصلہ افزائی اور قیادت میں کیا، وہ برصغیر میں متعدد جہادی مجموعات کو متحد کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پرانے تعلقات کو استعمال کرنے کی توفیق دی جو انہوں نے مختلف محاذوں اور تدریبی مراکز میں برصغیر مجاہدین کے ساتھ بنائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مجاہدین برصغیر کے مابین ایک پسندیدہ شخصیت بنایا تھا پس انہوں نے ان تمام مجموعات کو ایک وحدت میں پرونے کی کوششیں شروع کیں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و نصرت سے امارت اسلامیہ کی قیادت میں 'قاعدۃ الجہاد فی شبہ القارۃ الہندیۃ' (القاعدۃ برصغیر) کا قیام عمل میں آیا۔

جب ابراہیم البدری اور اسکے ساتھیوں نے طاقت کے حصول کے لیے مسلمانوں کی تکفیر کی اور ان کا خون بہایا تو شیخ ابو دجانہ نے ان کی نفسانی خواہشات اور ان کے ارادوں سے متعلق لوگوں کو خبردار کیا۔ بعد میں جب امریکی رشوت پر پلنے والے ظالم اور خائن پاکستانی حکومت اور فوج نے جب وزیرستان میں آپریشن شروع کیا تو شیخ ابو دجانہ رحمہ اللہ نے اپنے بھائیوں کے معاملات نمٹانے کی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لی۔ وہ مہاجرین کے معاملات نمٹانے اور ان کی اہل و عیال کو محفوظ مقامات تک پہنچانے وغیرہ کی کوششوں میں دن رات مصروف رہے۔ جس کی وجہ سے وہ مرتدین کی جاسوسوں کی نظر میں آگئے جنہوں نے انہیں ہدف بنا کر کے ڈرون میں شہید کروادیا۔ پس وہ اپنے رب کی جانب چلے گئے، اور اپنے خون سے پاکستانی فوج اور حکومت کی اجرتی قاتلوں والے کردار اور منافقت، اور صلیبیوں کے جرائم پر ایک نئی شہادت رقم کر گئے۔

اور ابراہیم البدری اور ان کا گروہ 'پردۂ سیمین پر نمودار ہو کر ایسی شخصیات کے بارے میں ہرزہ سرائیاں کرتا رہا اور ان کی تکفیر کرتا رہا۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا

"یہ بہت بڑی باتیں ہیں جو ان کے منہ سے نکل رہی ہیں۔ وہ سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں بولتے"۔

صفاتِ مومنین کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اس آیت سے یہ (ابراہیم البدری اور اس کے ساتھی) کس قدر دور ہیں:

وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (الحشر: ١٠)

"اور (ان کے لیے بھی) جو ان کے بعد آئے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہمارے اُن بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے، گناہ معاف فرما اور مومنوں کے طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے رب! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے"۔

میں فی الحال اسی پر اکتفا کروں گا۔ اگلی نشست میں بھی میں شہدا کے اسی گروہ کا تذکرہ جاری رکھوں گا جو وزیرستان میں صلیبی پاکستانی فوج کے حملے میں شہید ہو گئے ان شاء اللہ۔

وآخر دعانا أن الحمدلله رب العالمين،وصلي الله علي سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

اُردو ترجمہ

عالمی اسلامی میڈیا محاذ، برصغیر